سوال

(173)طواف وداع مسافر کےلئے ہے جواپنے اہل وعیال کے پاس جارہاہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب حاجی عمرہ اداکرے اورپھر وہ حرم سے باہراپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنے جائے توکیا اس کےلئے طواف وداع لازم ہے؟کیا طواف وداع نہ کرنے کی وجہ سے کوئی فدیہ وغیرہ لازم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرہ کرنے والے کےلئے طواف وداع کا حکم نہیں ہے،جب وہ عمرہ کرنے کے بعد حرم سے باہر مکہ کے مضافات میں جانا چاہے،اسی طرح حاجی کےلئے بھی اس صورت میں طواف وداع کا حکم نہیں ہے ہاں البتہ جب وہ سفر کرنا چاہیں خواہ یہ سفراپنے اہل وعیال کی طرف ہویاغیر اہل وعیال کی طرف توان کےلئے طواف وداع مشروع ہے لیکن یہ طواف واجب نہیں ہے کیونکہ اس کے وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ حضرات صحابہ کرام کےلئے رضی اللہ عنہم عمرہ سے حلال ہونے کے بعد منیٰ وعرفات کی طرف گئے توانہیں طواف وداع کا حکم نہیں دیاگیا تھاہاں البتہ حاجی کےلئے یہ لازم ہے کہ جب وہ حج کی تکمیل کے بعدمکہ سے رخصت وہ توطواف وداع کرے خواہ مکہ سے وہ اپنے اہل خانہ کی طرف سفر کرے یا کسی اورطرف ،کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ ''لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ رخصت ہونے سے قبل وہ اپنا آخری وقت بیت اللہ میں گزاریں،البتہ حائضہ عورت اس سے مستثنی ہے۔'' (متفق علیہ) ''لوگوں کو یہ حکم دیاگیا ہے'' کے الفاظ سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے،یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں الفاظ یہ ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی اس وقت تک کوچ نہ کرے جب تک اپنا آخری وقت بیت اللہ میں نہ گزارے۔'' (مسلم)اس حدیث سے معلوم ہواکہ حج ہویا عمرہ حائضہ عورت کےلئے طواف وداع نہیں ہے نیز نفاس والی عورت کےلئے بھی نہیں کیونکہ اہل علم کے نزدیک دونوں کےلئے حکم ایک جیسا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالاتِ وفتاویٰ

ص295